Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۹۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۵ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۱۳ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۱۳ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

میری بہن کی نواسی کا پیٹ کا بڑا اپریشن گنگا رام ہسپتال لاہور میں ۱۴ فروری ۱۹۷۸ء کو ہو رہا ہے۔ عزیزہ کی صحت بہت کمزور ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ مرزا محمد حسین صاحب چغتائی مرحوم۔ دارالصدر غربی ربوہ)

خاکسار اپنی ہمشیرہ (اہلیہ قریشی طاہر احمد صاحب) کی بیماری کی وجہ سے ملتان آیا ہوا ہے ان کا اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے اسی طرح ایک اور رسولی بھی پیٹ میں بن رہی تھی وہ بھی نکال دی گئی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد انور قریشی رکن صیغہ زود نویسی حال وارد ملتان)

---

۲۰ فروری بروز پیر ملاقات ہوگی، انشاء اللہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء بروز پیر انشاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد آنیوالی جمعرات مورخہ ۲۳/۲/۷۸ کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی حقیقی آدم ہیں جنکے ذریعہ تمام انسانی فضائل اپنے کمال کو پہنچے

آپ کے ہاتھ سے دُنیا کا فسادِ عظیم اصلاح پذیر ہوا اور توحیدِ گم گشتہ پھر زمین میں قائم کی گئی

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیمیافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیمیافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرتِ انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختمِ نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اِس وجہ سے بھی ہوا کہ تمام کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفاتِ الٰہیہ کے مظہرِ اتم تھے اِس لئے آپ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپکی نبوّتِ عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتداء سے تمام دُنیا کے لئے ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صـ۷-۶)

"اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دُنیا کا مربّی اعظم ہے یعنی وہ شخص جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دُنیا کا اصلاح پذیر ہوا جس نے توحیدِ گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا جس نے تمام مذاہبِ باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دُور کئے اور سچا سامان نجات کا..... اصولِ حقہ کی تعلیم سے ازسرِ نو عطا فرمایا... تواریخ بتلاتی ہیں کتابِ آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (براہین احمدیہ صـ۹۷)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۱۳ر فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناشکرگزاری — اور — عذابِ الٰہی کی وعید

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اُن بے شمار نعمتوں اور احسانوں پر جن سے ان کے رب نے انہیں نوازا ہے اور مسلسل نواز رہا ہے اپنی زبان اور عمل سے اُس کا شکر ادا کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اُس نے زبان اور عمل سے شکر ادا کرنے کے طریق بھی بتائے ہیں تاکہ مومنوں کو شکرگزار بننے میں کوئی دقت پیش نہ آئے اور وہ اُس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہوکر اس فرض کو سہولت، آسانی اور کمال خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔ ان طریقوں پر ہم ایک گزشتہ شمارہ میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔

فی الوقت ہم یہ بتا کر کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا بہت ہی عظیم الشان انعام مقرر فرمایا ہے اور اس سے روگردانی کی بہت ہی شدید اور عبرتناک سزا مقرر کی ہے۔ اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ناشکری کی اتنی شدید اور عبرتناک سزا کیوں مقرر کی گئی ہے۔ جہاں تک شکر ادا کرنے کے انعام اور ناشکری کی سزا کا تعلق ہے خدا تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ (ابراھیم آیت ۸)

ترجمہ:- (اے لوگو!) اگر تم (میری عطا کردہ نعمتوں پر) شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو) میرا عذاب یقیناً سخت (ہوا کرتا) ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناشکری پر عذاب شدید کی وعید کیوں آئی ہے؟ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ کوئی حقیقی مومن ناشکرگزار نہیں ہوسکتا۔ وہی شخص اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہو کر شیطان کی غلامی اختیار کر لیتا ہے۔ ناشکری اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ایسا انسان شیطان کے بہکاوے میں آکر اس کا بندہ بن چکا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو آدم کی اطاعت اختیار کرنے کا حکم دیا اور اُس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو خدا تعالیٰ نے اسے جنت سے نکال باہر کیا اور اُس پر واضح فرمایا کہ وہ ذلیل لوگوں میں سے ہے۔ اس پر ابلیس نے یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ تک کی مہلت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اُس کے مطالبہ کے مطابق اسے ڈھیل دیدی۔ اس پر ابلیس نے کہا:-

فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ (الاعراف آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ:- اُس (یعنی ابلیس) نے کہا بوجہ اس کے کہ تو نے میرے ذمہ گمراہی ثابت کردی ہے اس لئے میں انہیں (انسانوں کو) سیدھی راہ سے (ہٹانے کے لئے) ضرور (گھات میں) بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کی بائیں طرف سے ضرور ان پر (حملہ آور) ہوکر آؤں گا اور ان کی اکثریت کو تو شکرگزار نہیں پائے گا۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان جب انسان کو ورغلا کر گمراہی کی طرف لے جاتا ہے تو وہ اُس کو کفران نعمت کی ترغیب دلا کر ناشکرگزار بنا دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں کی ناشکری سے گمراہ کر کے رکھ دیتی ہے شیطان کا یہ ہو اقعاً کارگر اور خطرناک ہوتا ہے کہ اکثریت ناشکری میں مبتلا ہوکر گمراہ ہوجاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ جو شخص بھی ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے وہ رحمٰن کی بجائے شیطان کا بندہ بننے کو ترجیح دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں بتایا کہ جو لوگ بھی شیطان کے بہکاوے میں آکر ناشکری کے مرتکب ہوں گے انہیں میں انتہائی شدید سزا دوں گا۔ چنانچہ جب ابلیس نے خدا تعالیٰ سے ڈھیل حاصل کرنے کے بعد یہ کہا کہ وہ گھات میں بیٹھ کر لوگوں پر ہر طرف سے حملہ آور ہوگا اور انہیں ورغلا ورغلا کر اکثر کو ناشکرگزار بنا دے گا تو خدا تعالیٰ نے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا:-

اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ (الاعراف آیت ۱۹)

ترجمہ:- نکل کھڑا ہو اس (مقام) سے۔ ذلیل و خوار، راندۂ درگاہ (کہیں کا)۔ ان (یعنی انسانوں) میں سے جو بھی تیری اتباع (اختیار کرتے ہوئے ناشکری) کریں گے (میں ان سے کہتا ہوں کہ) میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

الغرض ناشکرگزاری شیطان کی پیروی اور اتباع کا کھلا اور واضح ثبوت ہونے کے باعث بہت ہی بڑا گناہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی بہت عبرتناک سزا مقرر کی ہے اور اسی لئے مومنوں کو لَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کی وعید سے ڈرایا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس دنیا میں بے شمار اور لاتعداد مادی نعمتوں سے نوازتا ہے اسی طرح اُس کا اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کر کے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی اور روحانی ترقی کا سامان کرنا بھی ایک عظیم الشان احسان ہوتا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کا جنہیں اُس پر ایمان لانے کی توفیق عطا کی جاتی ہے یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ آسمانی ہدایت سے بے رُخی اختیار کر کے ناشکری کے مرتکب نہ ہوں تا ایسا نہ ہو کہ وہ ناشکری کی وجہ سے اپنے آپ کو عذاب شدید کی وعید کے مورد بنالیں۔ ان کی فلاح اس بات میں مضمر ہوتی ہے کہ وہ اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے آپ کو لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا مصداق بنائیں۔

زندہ نبی محمدؐ ہیں پاسباں ہمارے

ہم شادماں رہے ہیں اور شادماں رہیں گے
خورشید و مہ کی صورت جلوہ کناں رہیں گے

اللہ کی رحمتوں اور فیضانِ مصطفٰےؐ کا
زندہ نشاں رہے ہیں زندہ نشاں رہیں گے

منزل بڑی کٹھن ہے پھر بھی بفضلِ باری
ہم کامراں رہے ہیں اور کامراں رہیں گے

میرِ عرب کے صدقے اُمت کے کارواں کے
روحِ رواں رہے ہیں روحِ رواں رہیں گے

قرآں کی معرفت اور تفسیرِ دلنشیں کے
ہم رازداں رہے ہیں اور رازداں رہیں گے

ہر ایک امتحاں میں ثابت قدم ہمیشہ
مثلِ چٹاں رہے ہیں مثلِ چٹاں رہیں گے

برسوں ستم سہے ہیں اہلِ ستم پہ پھر بھی
ہم مہرباں رہے ہیں اور مہرباں رہیں گے

اسلام کے چمن کے اس دورِ مہدوی میں
ہم باغباں رہے ہیں اور باغباں رہیں گے

ہمدرد ہر کسی کے غمخوار ہر دکھی کے
ہم بے گماں رہے ہیں اور بے گماں رہیں گے

زندہ نبی محمدؐ ہیں پاسباں ہمارے
ہم خاکِ پا ہیں اُس کے وہ دلستاں ہمارے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۳)

تیسرا تقاضا:

اس عہد کا ایک تیسرا تقاضا یہ ہے کہ جس وقت دین کی ضروریات کے پیش نظر امام وقت دین کی خدمت کے لئے آواز دیتا ہے کہ (دنیا) کے دھندوں اور تجارتوں اور مشاغل کو ترک کرکے اپنے آپ کو یا اپنی اولاد کو وقف کرو تو ہر احمدی کیلئے کائنات کے افق پر یہی سوال جلی حروف میں لکھا آتا ہے:-

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

پھر بہت سے ہیں جنہیں اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق ملی ہے اور کئی ایسے ہوتے ہیں جو اس امتحان کے پرچے میں ناکام ہو جاتے ہیں خصوصاً وہ خاندان جو دنیا کے لحاظ سے معزز کہلاتے ہیں اور دنیوی ترقیات کے راستے ان پر کھلے ہوئے ہیں ان کے لئے تو یہ امتحان ایک بہت بڑا ابتلاء بن جاتا ہے کیونکہ بچے اس قابل ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ نوکریاں حاصل کریں اور بڑے بڑے دنیوی مراتب تک پہنچیں یا تجارتوں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹائیں اور ایک کامیاب تاجر کی زندگی بسر کریں جو دنیا کے تمام آرام و آسائش مہیا کرنے والی ہو اور ہر قسم کی قیود سے آزاد ہو لیکن امام وقت ایک ایسی زندگی کی طرف بلاتا ہے جو مشکلات اور مصائب کی زندگی ہے نفس کی گردن پر چھری پھیرنے والی ہے۔ دنیوی خواہشات اور امنگوں کو کچلنے والی ہے شخصی آزادی کو چھیننے والی اور ہر قسم کے سکون کو [illegible] میں بدل دینے والی ہے۔ اس وقت جب دنیا کی آسائش اسے اپنی طرف بلاتی ہے اور دین کے تقاضے اسے ایک طویل جدوجہد قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اسے یہ کہتے ہوئے سنائی دیتی ہے۔

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنتوں اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے"

(فتح اسلام ص [illegible])

اس وقت یہ آواز سن کر مومن کو اس عہد کی گہرائی اور وسعت اور عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

عہد نبھانے والوں کی مثالیں

قرآن کریم مومنوں کے بارے میں فرماتا ہے:-

"مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ"

کہ مومنوں میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے خدا سے کئے ہوئے عہد کو پورا کر دیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر میں اس عہد کے پورا کرنے والوں میں سے چند جلیل القدر بزرگوں کی مثالیں پیش کروں جن کی زندگیاں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ بھیرہ کے رہنے والے اپنے زمانہ کے بہت نامور عالم دین اور ماہر طبیب تھے اور مہاراجہ جموں کے ہاں ملازم تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو سن کر فوراً آپ کو قبول کیا۔ ایک دفعہ حضور سے ملاقات کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اور جب حضور کا یہ منشاء پایا کہ اب مجھے قادیان میں ہی رہنا چاہیئے تو پھر واپس وطن نہ گئے حالانکہ آپ کا پختہ مکان زیر تعمیر تھا اور قادیان کے کچے کوٹھوں میں بیوی کو بلا کر رہائش اختیار کر لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ رض کا ایک خط اپنی کتاب فتح اسلام میں درج فرمایا ہے جو آپ رض کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنے والوں کے لئے مشعل راہ ہے جو یہ ہے:-

"مولانا و مرشدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا .... دعا فرمائیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

حضرت خلیفہ اول رض کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب جو حضرت مسیح موعود کے خسر تھے دہلی میں بیمار ہو گئے۔ اس وقت حضور بھی وہیں ہی تھے۔ حضور نے مولوی صاحب رض کو تار بھجوایا کہ بلا توقف دہلی پہنچیں آپ قادیان میں اس وقت درس دے رہے تھے۔ جب تار ملا آپ اسی طرح اٹھ کر بٹالہ کی طرف چل پڑے۔ گھر میں نہ گئے۔ کوئی زاد راہ کا خیال نہیں کیا کسی نے توجہ بھی دلائی کہ حضور کا مطلب یہ تو نہ تھا کہ آپ زاد راہ بھی نہ لیں۔ آپ نے فرمایا۔ امام کا حکم بلا توقف پہنچنے کا تھا اگر میں ایک لحظہ بھی توقف کرتا تو گنہگار ہو جاتا۔ آپ بٹالہ پہنچے اور وہاں خدا نے یہ انتظام کر دیا کہ کوئی رئیس بیمار تھا اس نے اپنے علاج کے سلسلہ میں آپ سے ملاقات کی اور ٹکٹ خرید کر دیا اور کچھ رقم زاد راہ کے لئے دی۔ حضور کی یہ وفاداری اور اطاعت کا کمال ہی تھا جس نے آپ کو صدیقیت کے درجہ تک پہنچایا۔

دوسری مثال میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیش کرتا ہوں جن کی زندگی کا شاندار نمونہ ہم میں سے بہتوں نے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ نے نوعمری میں آپ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا کہ ساری دنیا بھی آپ کو چھوڑ دے لیکن میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور زندگی بھر آپ کے مشن کی تکمیل کروں گا۔ اور ایسا کر دکھایا۔

حضرت مصلح موعود رض کو خدا نے کئی فرزند عطا فرمائے آپ کے سب بیٹے ماشاء اللہ قابل جوہر ہیں۔ دنیا کمانے کا سلیقہ ہے لیکن آپ رض نے اپنی سب اولاد کو دین کے لئے وقف کرکے متمول اور زمیندار خاندانوں کے لئے اور آنے والی نسلوں کے لئے شاندار نمونہ چھوڑا جس کی کوئی نظیر میرے علم میں نہیں کہ دین کے لئے کسی نے اپنی ساری اولاد وقف کی ہو۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے ایک وصیت تحریر فرمائی جس میں آپ نے لکھا:-

"میں اپنی اولاد سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو دین کے لئے خرچ کریں گے اور دنیاوی ترقیات کے لئے دین کی ضرورتوں پر قربان کریں گے۔"

(الفضل۔ جولائی ۱۹۴۰ء)

الحمد للہ! آپ رض کی سب اولاد اس وقت اسلام کی سربلندی کے لئے تن من دھن سے سرگرم عمل ہے۔ پھر آپ نے جماعت کے سامنے جب اسلام کے غلبے کے لئے وقف جائداد کا مطالبہ پیش کیا تو اس موقعہ پر اپنی تمام جائداد اسلام کے لئے وقف کر دی۔ چنانچہ آپ رض نے فرمایا:-

"جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اپنی جائدادوں کو اس صورت میں دین کے لئے وقف کریں کہ جب سلسلے کی طرف سے ان سے مطالبہ کیا جائے انہیں وہ جائداد اسلام کی اشاعت کے لئے پیش کرنے میں قطعاً کوئی عذر نہیں ہوگا۔ میں سب سے پہلے اس غرض کے لئے اپنی جائداد وقف کرتا ہوں۔"

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۴۴ء)

تیسری مثال میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رض کی پیش کرتا ہوں۔ آپ علاقہ خوست کے رہنے والے تھے کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی ان کی اپنی بہت سی جاگیر تھی۔ بہت سی زمین تھی اور حالت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست کے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا گیا تھا اور وہ سب سے زیادہ عالم، علم قرآن اور احادیث اور فقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یں سمجھے جاتے تھے اور بادشاہ کی دستار بندی کی رسم بھی اُن کے ہاتھ سے ہوتی اور اگر امیر فوت ہو جائے تو جنازہ پڑھانے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب اُن کے معتقد اور ارادت مند تھے آپ صاحبزادہ اخوان زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے مشہور تھے۔ آپؓ پر جب حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت واضح ہو گئی تو آپ نے بلا توقف بیعت کر لی اور قادیان بھی آپؑ سے ملنے آئے قبولِ حق کے بعد جب وطن واپس پہنچے تو آپ کی شدید مخالفت ہوئی آپ کو بھاری بیڑیاں پہنا کر زندان میں ڈال دیا گیا۔ بالآخر نا خدا ترس لوگوں کے اُکسانے پر سنگسار کرنے کے لئے مقتل لے جایا گیا اور شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا۔ اس حالت میں امیر اُن کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کر دے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے تو اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر!

شہید مرحومؓ نے بڑی جراءت سے جواب دیا کہ نعوذ باللہ میں سچائی سے کیوں کر انکار کر سکتا ہوں اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہ ہوگا۔

اور نہایت بامردی سے حق کے لئے جان دے دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابلِ رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا...... میں کن الفاظ میں اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں۔ جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردّی چیز پھینک دی جاتی ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ [illegible])

نیز فرمایا:۔

"جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔"

(تذکرۃ الشہادتین۔ طبع اول صفحہ ۶۳)

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی نسبت جس امید کا اظہار فرمایا تھا خدا نے جماعت کو اس کے مطابق عمل کی توفیق دی چنانچہ حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کے بعد مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی ولی داد صاحب اور ان کا ڈیڑھ ماہ کا شیر خوار بچہ فضل داد نے اس علاقہ میں راہ صداقت میں جام شہادت نوش کیا۔ پھر ۱۹۵۵ء میں عراق میں شیخ احمد فرقانی صاحب مخالفین کے ہاتھوں دس سال تک مسلسل تکلیف اٹھاتے رہے۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک رسالہ "مصائب الانبیاء والابرار علی ایدی السفلۃ والاشرار" لکھا یہ بغداد سے دو سو میل دور کرکوک کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار بالآخر انہوں نے ظالموں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴)

بطور مثال یہ چند نمونے پیش کئے گئے ہیں ورنہ شہدائے احمدیت کی فہرست بڑی طویل ہے جنہوں نے حق کی خاطر اپنی جاں جانِ آفریں کے سپرد کی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے:۔

"دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں ملتی ہے شرابِ زندگی"

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے کئی بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی نہایت اخلاص و وفاداری کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی اور اپنی اولادوں میں سے بہترین جگر گوشوں کو خدمتِ دین کیلئے پیش کیا جیسے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمسؓ، مولوی ظہور حسین صاحب، مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی، مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری

پھر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا یہ نظارہ بھی ہمیں نظر آتا ہے کہ جماعت کے مخلص تنگ دست بعض افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے باوجود معمولی سرمایہ رکھنے کے اپنی اولاد کو تنگی اور ترشی سے اعلیٰ تعلیم دلائی۔ یہ اولاد ان کا سرمایہ تجارت اپنی قابلیتوں کی بناء پر دنیوی طور پر ترقی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنی قابل اولاد کو بڑھاپے کی خدمت دین کے لئے سلسلہ کے حوالے کیا اور اپنے اس عہد کو بڑی خوشی سے پورا کیا۔

واقفین کی قربانیاں

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ موقعوں

کے ایمان کو جلا بخشنے کے لئے اس نے طرح طرح کے امتحان رکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خوش قسمت احمدی نوجوان جو اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کرتے ہیں ان کے لئے وقف کر دینے کے ساتھ ہی آزمائشوں کا ایک دور شروع ہو جاتا ہے۔ ان مبلغین کو مختلف ممالک کی آب و ہوا۔ وہاں کی غذا۔ مختلف قسم کے گرم اور سرد حالات سے گزرنا پڑتا ہے اور ان سب کا مردانہ وار مقابلہ کرنا پڑتا ہے ان کی آمدنیاں بھی قلیل ہوتی ہیں۔ پردیس کی تکالیف اور بیماریوں کے امتحانات انہیں پیش آتے ہیں۔ مخالفتوں کا طوفان سامنے ہوتا ہے ہر قسم کی ایذا رسانیاں سہنی پڑتی ہیں۔ جسے وہ بشاشت و حوصلہ سے برداشت کرتے ہیں۔ میں بطور نمونہ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۲ فروری ۱۹۶۰ء کو فرمایا:۔

"ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے اور یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ۸۰۰ کے قریب احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔"

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۰ء)

بیوی بچوں سے لمبی جدائی۔ اور بار بار کی جدائی بھی مبلغین کے لئے ایک آزمائش ہے پھر غیر حاضری میں بیوی بچوں کی بابت یہ فکر کہ ان کا کیا بنے گا؟ یہ آزمائش تنہا صرف واقف زندگی کے لئے ہی نہیں بلکہ اس کے بیوی بچے بھی مسلسل اس میں شریک رہتے ہیں۔ وقف کی پابندیوں سے آزاد خاندانوں کی بہتر رہائش اور آسائشوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں سے اپنی زندگی کا موازنہ کرنا اور پھر کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لانا یہ سب ان سابقون الاولون کے حصے اور داستان ہیں جو اس عہد کو اپنی تمام شان وسعت اور گہرائی کے ساتھ پورا کرنے والے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ایسے ہی لوگوں کی بابت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جو دنیا پر لات مار کر دین کی خاطر اپنی زندگی کو وقف کرتا ہے اور ہر باپ جو اپنی اولاد کو تعلیم دلا کر وقف کرتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس سے اسلام زندہ رہ سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

واقف زندگی کا خدا کفیل ہوتا ہے

وقف زندگی کے سلسلہ میں ایک مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ میری مدد کرو وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے۔ میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دوں اگر میں نے خدا کے لئے وقف کیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے یہ عہد کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ہر احمدی کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی دین کے لئے وقف کرے اور خدا پر بدظنی نہ کرے خدا تو قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"

یعنی اس دنیا میں بہت سے جانور بھی ایسے ہیں جو انسان کی طرح اپنا رزق نہیں اٹھائے ہوئے اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی وہ بہت سننے اور جاننے والا ہے۔

پس جو خدا کی آواز پر لبیک کہتا ہے اور دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے سے اس وجہ سے خوفزدہ ہوتا ہے کہ وہ اور اس کے بیوی بچے کھائیں گے کہاں سے؟ وہ خدا پر بدظنی کرتا ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کر کے بد عہدی کرتا ہے۔ اس سب کے لئے تو ازل سے یہ الہامی بشارت موجود ہے

"اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ"

دیکھو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا اور پھر کیسی کفایت فرمائی جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

"لفاظات الموائد كان اُكُلي
وصرت اليوم مطعام الاهالي"

(باقی)

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم میاں محمد خان صاحب
ایک لمبا عرصہ بیمار رہے ہیں۔ کمزوری بے حد ہو گئی
کے علاوہ نبض اور پریشانیاں ہیں۔ احباب
ہے (ناصر احمد ریاض کرمانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۴۳۹

میں محمد عبدالماجد صدیقی ولد محمد عبدالقادر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن R-173/15 دستگیر کالونی کراچی ۳۸ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/ ۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبدالماجد صدیقی 173/15 دستگیر کالونی کراچی ۳۸

گواہ شد۔ صغیر احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد محمود احمد ولد شیخ اللہ دتہ 27/15 فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

مسل نمبر ۲۳۴۴۰

میں محمد اکبر خاں ولد حاجی محمد اسحاق صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری ٹھیکہ عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۹۱ گ ب گنگاپور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/ ۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سکنی پلاٹ ۸ کنال ۵ مرلہ واقع گنگاپور مالیتی -/۸۰۰۰ روپے

۲۔ ایک مکان مشترکہ 3/5 میرے حصہ کی قیمت -/۹۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت ٹھیکہ کاشت زمین ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اکبر خاں

گواہ شد۔ حاجی اصغر علی وصیت 1539/1

گواہ شد۔ غلام احمد ولد فتح محمد گنگاپور ضلع فیصل پور۔

مسل نمبر ۲۳۴۴۱

میں منظور احمد قریشی ولد میجر عبدالرزاق صاحب قوم قریشی پیشہ دکانداری عمر ۴۹ سال بیعت ۱۵-۶-۱۹۴۷ ساکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/ ۷۷ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک کلیم مالیتی -/۲۷۰۰۔ کلیم کے عوض کوئی جائیداد پاکستان میں نہیں ملی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت دکانداری کاروبار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ منظور احمد قریشی۔

گواہ شد۔ لطیف احمد قریشی ولد منظور احمد قریشی دارالصدر ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

شکریہ احباب

خاکسار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ واہ کینٹ۔ چک لالہ۔ گوجرخان۔ جہلم اور کھاریاں گیا تھا۔ وہاں پر مندرجہ ذیل احباب نے خاکسار کے اس دورہ کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔ خاکسار ان سب کا شکرگزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت بخشے۔ آمین

۱۔ مکرم محمد شفیع اشرف صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی۔
۲۔ 〃 خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اسلام آباد۔
۳۔ 〃 محمد اعظیم صاحب الکیمسٹ قائد خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی۔
۴۔ 〃 خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی۔
۵۔ 〃 ریٹائرڈ بریگیڈیر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب راولپنڈی۔
۶۔ 〃 ملک سعید احمد خان صاحب واہ کینٹ۔
۷۔ 〃 شریف احمد صاحب سیکرٹری مال اسلام آباد۔
۸۔ 〃 بشیر الدین محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جہلم۔
۹۔ 〃 نثار احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع جہلم۔
۱۰۔ 〃 منور احمد صاحب خورشید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کھاریاں۔
۱۱۔ 〃 کرنل (ریٹائرڈ) اکبر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔
۱۲۔ 〃 منظور احمد صاحب مالک ظفر فرنیچر مارٹ کھاریاں۔

اور بھی جن جن احباب نے تعاون فرمایا ہے خاکسار ان سب کا شکرگزار ہے اور ان کے لئے دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(عباد اللہ گیانی۔ مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے پیٹ کا میجر اپریشن چند روز قبل ہوا ہے جو کامیاب رہا مگر پوری طرح صحتیاب نہیں ہوا۔ احباب کرام میری کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔
(چوہدری غلام قادر امیر جماعت احمدیہ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ ہم نے انتقال اراضی کے سلسلہ میں نئی جگہ سکونت اختیار کر لی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نئی جگہ میں ہماری تبدیلی کو ہر لحاظ سے بہتر بنائے۔
(عبدالمجید چک ۹ متابہ RB ضلع شیخوپورہ)

۳۔ (۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ و والد محترم پندرہ بیس یوم سے شدید علیل ہیں (۲) چچا محترم محمود احمد راجپوت صاحب آف کراچی دل کے عارضہ سے ایک ماہ ہسپتال میں رہ کر اب گھر آگئے ہیں (۳) خاکسار کا بھتیجا ظہیر احمد ابن عبداللطیف خادم سر کے بل گرنے سے بیہوش ہوگیا تھا۔ ہفتہ بھر ہسپتال میں بیہوش رہا۔ اب بظاہر ٹھیک ہے۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نعمت اللہ ایم۔ اے کارکن امور عامہ ربوہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام قادر صاحب کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ کمزوری کافی بڑھ چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (نصر اللہ خاں ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ)

۵۔ خاکسار پچھلے ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی جلد صحتِ کاملہ سے نوازے اور شفا عطا فرمائے۔
(عبدالمومن محمود مکان ۳۲۳/۱۱ بی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ کراچی ۸)

۶۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب لودھراں شہر (ضلع ملتان) میں اپنا مکان بنوا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مکان کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور چوہدری صاحب کو اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ (حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ معرفت مسجد احمدیہ لودھراں ضلع ملتان)

۷۔ میری امی جان گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری امی جان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین (رفعت افزا صدیقہ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی محمد الطاف خانصاحب آف پشاور وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی محمد الطاف خان صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ پشاور ۱۸؍ جنوری ۱۹۷۸ء کو وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم مردان شہر میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان مردان ہائی سکول سے پاس کیا۔ حُسنِ اتفاق سے ہائی سکول میں قاضی عبد الخالق صاحب احمدی استاد تھے ان کے ذریعہ سے احمدیت کا علم ہوا اور پھر مردان کے بزرگانِ جماعت کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا اور ۱۹۱۹ء میں قادیان میں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور بیعت کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ مردان آنے پر والدین اور رشتہ داروں نے سخت مخالفت کی مگر مرحوم استقلال سے احمدیت پر قائم رہے۔

محترم مولوی صاحب نے ۱۹۱۹ء سے لے کر ۱۹۷۷ء تک ہر سال جلسہ سالانہ میں شمولیت حاصل کی۔ اِس سال بیمار تھے دوستوں نے مشورہ دیا کہ جانا مناسب نہیں۔ فرمانے لگے کہ آج تک مَیں نے کسی جلسہ سالانہ سے غیر حاضری نہیں کی۔ اب بھی خدا پر توکّل کر کے جاؤں گا چنانچہ آپ جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے اور بخیریت واپس پشاور آئے۔ بیماری بڑھ گئی اور ۱۸؍ جنوری کو علی الصبح بوقت ۸ بجے بقضاءِ الٰہی وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ پانچ بجے شام ان کا جنازہ بذریعہ ویگن ان کے بیٹے نصیر احمد، داماد میاں نثار احمد ربوہ لے گئے اور ۱۹؍ جنوری کو بعد نمازِ ظہر بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دئے گئے۔

مرحوم دورانِ ملازمت جس مقام پر بھی رہے امام الصلوٰۃ اور درس قرآن کریم کے فرائض انجام دیتے رہے۔ پنشن کے بعد پشاور میں قیام پذیر ہوئے اور امیر صاحب صوبائی کے ساتھ کارکن مقرر ہوئے۔ امام الصلوٰۃ اور خطباتِ جمعہ کے فرائض کے علاوہ تربیتی اجلاسوں کا کام بھی عمدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مجلس مشاورت میں جماعت کی نمائندگی فرمایا کرتے تھے اور واپسی پر مجلس مشاورت کی کارروائی خطبہ جمعہ میں سُنا دیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خلفاء کی کتب اور علماءِ سلسلہ کی کتب کا خاص مطالعہ تھا اور سلسلہ کی تمام کتب، رسالہ جات و اخبارات کے خریدار تھے اور لائبریری میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ تقاریر اور خطبات میں درثمین، کلامِ محمود اور سلسلہ کے شعراء کی نظمیں موقع محل کے مطابق سُنایا کرتے تھے۔ لوگوں سے مذہبی تبادلہ خیالات نہایت عمدگی سے کیا کرتے تھے اور حوالہ جات ازبر تھے۔ آپ نے گفتگو میں کبھی سخت کلامی نہیں کی بلکہ ہمیشہ خوش طبعی کو قائم رکھا۔ آپ نے اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم سے بھی روشناس کرایا۔ تین بچیاں موصیہ ہیں اور جماعت کی تمام تحریکات میں قواعد کے مطابق حصہ لیتی ہیں۔ تمام بچیاں مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ماتحت درس قرآن کریم اور امتحانات میں باقاعدگی سے حصہ لیتی رہی ہیں۔ اپنے پیچھے بطور یادگار ایک بیوہ، ایک لڑکا اور نو صاحبزادیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں اور سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ مخلص احمدی ہیں۔ جماعتِ احمدیہ پشاور ایک بہت بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام بخشے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(حاجی خلیل الرحمن خان احمدی سیکرٹری مال و محصل حلقہ شمالی پشاور شہر)

ضرورت کارکنان

خورشید یونانی دواخانہ میں دو کارکنوں کی ضرورت ہے۔ محنتی اور دیانتدار دوست انٹرویو کے لئے دواخانہ میں تشریف لائیں معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

مشرقی دوائیں مشرقی مزاج کے موافق ہیں جن کا اثر صدیوں سے تسلیم شدہ ہے

آپ کا خادم

صدر دواخانہ

بالمقابل ایوانِ محمود

گولبازار۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم غلام نبی صاحب لون جو کہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور کے نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے ۱۲؍ جنوری ۱۹۷۸ء کو دل کے عارضہ سے اچانک وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون

مرحوم ۱/۴ کے موصی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا ۱۳؍ جنوری کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ ایک لڑکا عزیز ریاض احمد سیکرٹری مال حلقہ بھاٹی دروازہ مرحوم کی یادگار ہے۔

مرحوم بسلسلہ کاروبار اکثر کراچی رہتے تھے ۲۳؍ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے کراچی سے لاہور آئے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق چونکہ سفر کرنا ان کے لئے مضر تھا اسلئے ۱۹۴۳ء کے بعد پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہونے سے معذور رہے۔ علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا لیکن افسوس کہ مرحوم جانبر نہ ہو سکے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۱۳؍ جنوری ۱۹۷۸ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں محترم مولوی عبد المجید صاحب نے عزیزم سید مظفر احمد سلمہ ابن حضرت حکیم خلیل احمد صاحب مرحوم مونگھیروی کا نکاح ہمراہ عزیزہ سلمیٰ سلیم بنت مکرم خواجہ سلیم احمد صاحب ناظم آباد کراچی سے بعوض تیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔ (زبیدہ بیگم والدہ مظفر احمد سلمہ)

ضروری اطلاع

مایانکہ مبشر احمد خاں ولد چوہدری محمد نواز خاں مرحوم قوم جٹ کاہلوں ساکن ڈلم کاہلواں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بذریعہ اعلان ہذا ہر مرد و زن اور ہر کس و ناکس کو مطلع کرتا ہوں کہ مَیں نے اپنی جانب سے جو مختار نامہ عام بحق چوہدری ناصر احمد خاں برادر حقیقی خود برائے جائیداد زرعی اراضی واقعہ چک ۶۷۸/۱۹ گ۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور و اراضی زرعی واقعہ محال تھہیدپور ٹھروہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ دے رکھا تھا یا مذکورہ مختار نے مذکورہ اختیار کی رُو سے آگے کسی کو کوئی مختار نامہ دے رکھا ہو تو ان سب مختار ناموں کو بذریعہ اعلان ہذا یکسر منسوخ کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ مذکورہ مختار نامہ جات کی رُو سے اب مذکورہ مختاران کو میری جانب سے کوئی عمل سرانجام دینے کا قطعاً کوئی اختیار نہیں رہا لہذا میرے اِس اعلان کے برعکس ان کے ساتھ کوئی معاملہ سرانجام دینے والا ہر شخص خود اپنے کئے کا ذمہ دار ہوگا اور اُس کی مجھ پر ہرگز کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔ ہر کوئی مطلع رہے۔

مبشر احمد خاں کاہلوں

۵/۱۸ محلہ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

درخواستِ دعا

خاکسار کے بڑے بھائی جان محمد سلیم صاحب ساعد عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار طاہر احمد